جمعرات
24- اگست 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
خطبہ نمبر 23
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 45-80 نمبر 189 | جمعرات-26 ربیع الاول-1416ھ' 24 ظہور 1374ھش' 24-اگست 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی اطاعت کرو اور اس کے بندوں کو تکلیف نہ دو

بدی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا۔ اس کی عظمت کو نہ جاننا۔ اس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا۔ دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا۔ ان کے حقوق ادا نہ کرنے۔ اب چاہئے کہ دونو قسم کی خرابی نہ کرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو۔ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ "کلام الٰہی" کو غور سے پڑھو اس پر عمل کرو۔ ہر قسم کے ٹھٹھے اور بے ہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

استغفار کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ موجودہ نور جو خدا تعالیٰ سے حاصل ہوا ہے وہ محفوظ رہے اور زیادہ اور ملے۔ اس کی تحصیل لئے پنجگانہ نماز بھی ہے تاکہ ہر روز دل کھول کھول کر اس روشنی کو خدا تعالیٰ سے مانگ لیوے جسے بصیرت ہے وہ جانتا ہے کہ نماز ایک معراج ہے اور وہ نماز ہی کی تضرع اور ابتہال سے بھری ہوئی دعا ہے جس سے یہ امراض سے رہائی پا سکتا ہے۔ وہ لوگ بہت بیوقوف ہیں جو دوری ڈالنے والی تاریکی کا علاج نہیں کرتے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 97)

دانائی یہ ہے کہ خدا کے تعلق کو مقدم رکھا جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بہت ہیں جو خدا سے ملنا چاہتے ہیں مگر ان میں رحم نہیں خدا کی مخلوق سے ہمدردی نہیں۔ اس کے بندوں سے نیک سلوک کرنے میں کمی کرتے ہیں۔ اور ایسا ظاہر کرتے ہیں کہ گویا ان کو تعلق ہی نہیں۔

دنیا میں تین قسم کے خیالات ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ جو بدسلوکی بھی کرتا ہے اس سے نیک سلوک کیا جائے دوسرے یہ کہ جو نیک سلوک نہ کرے پھر بھی اس سے اچھا سلوک کرے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ انسانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ان سے نیکی کرتا ہے اس کے بھی وہ بدخواہ ہوتے ہیں۔ جو ہاتھ ان پر احسان کرتا ہے اسی کو کاٹتے ہیں جو ان کی نیکی چاہتا ہے وہ اس کی ذلت چاہتے ہیں وہ احسان کی قدر نہیں جانتے۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کو احسان کی قدر ہوتی ہے۔ مگر احسان کی شناخت نہیں کر سکتے وہ سمجھ نہیں سکتے کہ ان سے احسان کیا گیا ہے۔ بعض روپیہ کا نام احسان رکھتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی مدرس ہو۔ جس سے انہوں نے پڑھا ہے تو وہ اس کے احسان کو تسلیم نہیں کرتے اور کہتے ہیں اس نے ہم پر کیا احسان کیا ہے۔ یا اگر کوئی ان کو نیک نصیحت کرتا ہے یا ان کو علم دیتا ہے یا ان کے لئے دعائیں کرتا ہے تو اس کو ذلیل و حقیر سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اس کا ان پر کوئی احسان نہیں۔ وہ اپنے ذہن میں محسن کی قدر کرتے ہیں۔ مگر ان کو احسان کی شناخت نہیں ہوتی۔ ان کو ماں باپ کے لئے غیرت ہوتی ہے اور جوش ہوتا ہے۔ مگر محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے ان کو جوش نہیں آئے گا۔ ماں باپ کا یہ احسان تو ان کو یاد رہتا ہے۔ کہ انہوں نے ان کی پرورش کی مگر محمد رسول اللہ ﷺ کے احسان کو بھول جاتے ہیں کہ آپ نے ان کو روحانیت کا لباس دیا۔ ایسے لوگوں کی مثال اس نادان کی سی ہے جس کو ایک شخص تاریکی میں لالٹین دیتا ہے کہ وہ اس کی روشنی میں اپنے گھر پہنچ جائے۔ وہ اس کا تو احسان مانتا ہے اور اس کا تو شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور اس سے آنکھ نیچی رکھتا ہے۔ لیکن وہ خدا جو ہر روز اس کے لئے سورج چڑھاتا ہے جس کی روشنی میں اپنے سارے کام کرتا ہے۔ اس کے متعلق نہیں مانتا کہ خدا نے اس پر احسان کیا ہے۔ ایک دوست کی تھوڑی دیر لالٹین دینے کو احسان سمجھتا ہے۔ مگر خدا کے اتنے بڑے سورج کو احسان نہیں سمجھتا۔ جو اس کے لئے ہر روز چڑھتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ سورج کو چڑھتے نہیں دیکھتا۔ دیکھتا ہے مگر اس کی قدر نہیں کرتا اور اس کو نہیں پہچانتا۔ پس بہت ہیں جو احسان کی قدر کرتے ہیں۔ مگر بہت سے احسانات کو وہ شناخت نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگوں کے نزدیک احسان صرف روپیہ دینے کا نام ہے۔ وہ ایسے لوگوں سے

باقی صفحہ 7 پر

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ صائمہ رحمان صاحبہ چوہدری بنت مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ر) چوہدری ولی الرحمان صاحب لالہ زار کالونی راولپنڈی کا نکاح ہمراہ مکرم شفیق احمد چوہدری صاحب (انجینئر) ابن مکرم عبدالحمید چوہدری صاحب آف ویسٹ ہل اونٹاریو کینیڈا بعوض حق مہر مبلغ دو لاکھ روپے محترم مجیب الرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ نے مورخہ 30 جون 1995ء کو بیت الحمد راولپنڈی میں پڑھا۔ شفیق احمد چوہدری صاحب مکرم چوہدری برکت علی صاحب (وفات یافتہ) مراڑہ ضلع سیالکوٹ کے پوتے ہیں۔ اور عزیزہ صائمہ رحمان صاحبہ حضرت میجر ڈاکٹر محمد عبدالرحمان صاحب (وفات یافتہ) آف پشاور کی پوتی اور حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی کی پڑپوتی ہیں۔

ولادت

○ مکرم مقصود اظہر گوندل صاحب ابن مکرم محمد یار گوندل صاحب کارکن کمپیوٹر سیکشن خدام الاحمدیہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 95-8-13 کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام مشہود احمد عطا فرمایا ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب سابق صدر محلہ دارالشکر کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ بچے کو نیک و خادم دین بنائے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم ڈاکٹر پرویز ظریف احمد صاحب لاہور سے لکھتے ہیں۔ عزیزہ افشاں نورین بنت محمود احمد خان سیال صاحب ساکن ساسکاٹون کینیڈا نے F.Sc میں فزکس میں گولڈ میڈل حاصل کیا ہے اس کے لئے کیمسٹری میں اعلیٰ نمبروں کے لئے سرٹیفکیٹ اور 400 کینیڈین ڈالر بطور انعام حاصل کیا ہے۔ یہ سب محض خدا کا فضل اور دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ عزیزہ کی تصویر Saskatoon کے تمام سکولوں میں آویزاں کی گئی ہے۔ احباب سے عزیزہ کی آئندہ شاندار کامیابیوں کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

گناہ سے نجات محض خدا تعالیٰ کے فضل اور تصرف سے ملتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

24- ظہور 1374 ھش 24 - اگست 1995ء

عملِ صالح - بدی سے مبرّا

نیکیوں کے متعلق ہم خوب جانتے ہیں کہ کن کن باتوں کو نیکیوں میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ اگر ہم کسی نیکی پر عمل نہیں کر سکتے تو یہ ہماری عملی خامی ہے۔ کوئی بات کسی وقت کرنے کو جی نہیں چاہتا یا اس بات کو ہم بہت چھوٹی سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں اور اس طرح ہم سے نیکی کا عمل ظہور پذیر نہیں ہوتا۔ لیکن نیکیوں کو جان لینے کے باوجود اور نیکیاں کرنے کے باوجود اس بات کی ضرورت ہے کہ ہمیں پتہ چلے کہ نیکیوں کو قائم کس طرح رکھا جا سکتا ہے۔

نیکی کرنے کے بعد ایسی صورت بھی پیش آ سکتی ہے کہ نہ صرف وہ نیکی قائم نہ رہے بلکہ اس کی جگہ ایک برائی لے لے تو فائدہ کیا ہوا؟ نیکی کی اور اسے سنبھال کر نہ رکھ سکے اور نیکی کو بھی اس طرح ضائع کر دیا اور برائی بھی اپنے پلّے باندھ لی۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح کہا جاتا ہے کہ احسان کر کے جتانا نہیں چاہئے یعنی احسان کیا تو نیکی کی اور جتا دیا تو نیکی بھی ضائع کی اور ایک برائی پر بھی عمل ہو گیا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"عملِ صالح سے یہ مراد ہے کہ اس میں کسی قسم کی بدی کی آمیزش نہ ہو' صلاحیت ہی صلاحیت ہو۔ نہ عُجب ہو۔ نہ کبر ہو۔ نہ نخوت ہو۔ نہ تکبّر ہو۔ نہ نفسانی اغراض کا حصہ ہو۔ نہ رُو بخلق ہو۔ حتّٰی کہ دوزخ اور بہشت کی خواہش بھی نہ ہو صرف خدا تعالیٰ کی محبت سے وہ عمل صادر ہو۔"

پس ہمارے لئے اس بات کو جان لینا انتہائی ضروری ہے کہ نیکیوں میں تسلسل کی ضرورت ہے اور نیکیوں میں تسلسل صرف اس طرح پیدا ہو سکتا ہے کہ ہر نیکی صدق اور اخلاص کی بنیاد پر کی جائے اور اس میں جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کسی قسم کی بدی کی آمیزش نہ ہو۔ صلاحیت ہی صلاحیت ہو۔ نہ عُجب ہو۔ نہ کبر ہو۔ نہ نخوت ہو۔ نہ تکبّر ہو۔ نہ نفسانی اغراض کا حصہ ہو۔ نہ رو بخلق ہو۔ حتّٰی کہ دوزخ اور بہشت کی خواہش بھی نہ ہو۔ صرف خدا تعالیٰ کی محبت سے وہ عمل صادر ہو۔

یعنی یہ تمام باتیں جو بیان کی گئی ہیں یہ ایسی برائیاں ہیں کہ ہم سے نیکی سرزد ہو جانے کے باوجود اس نیکی کو برباد کر دیتی ہیں۔ پس نہ صرف ہمیں نیکی کرنی چاہئے۔ بلکہ ان ساری باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اور نیکی کو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی خاطر کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اپنے دل کو دے دیتا ہوں شکووں کی سوغات
ٹھیک نہیں ہے کہتے پھرنا لوگوں سے ہر بات
کون مرا ہمدرد بنیگا کون سنے گا میری
کیا وہ لوگ جو میرے دن کو کہہ دیتے ہیں رات؟

ابو الاقبال

کسی کے باپ کو گالی جو دو گے تم تو یہ سمجھو
کہ اپنے باپ ہی کو تم نے گالی سے "نوازا" ہے
نہیں سمجھے تو یہ جانو کہ وہ گالی پلٹ دیگا
وہ ہے معذور یہ اس کی طبیعت کا تقاضا ہے

کسی کا نامناسب ہو اگر کردار تو اکثر
زمانہ اس کے والد کو بہت مطعون کرتا ہے
یہ لازم ہے کہ ہر اک فرد اس کو ذہن میں رکھے
بُرے کردار سے وہ باپ ہی کا خون کرتا ہے

ناراضگی کی حد کو بڑھانا نہیں درست
بے وجہ یہ برائی کمانا نہیں درست
جو جتنی جلدی صلح کرے نیک تر ہے وہ
نیکی معاشرے سے مٹانا نہیں درست

دوستوں سے تو نبھاتا ہے زمانہ' دوستی
بات تو جب ہے کہ دشمن کو بنا لیں اپنا دوست
ایک مرکز پر سبھی انسان آ سکتے ہیں یوں
دوست ہوں سب' اور سینے سے لگا لیں اپنا دوست

بھائی چارے کی فضا مسرور کرتی ہے ہمیں
ناروا کینہ سے اکثر دور کرتی ہے ہمیں
اپنی بستی کو بنا دیتی ہے یہ جنت نظیر
یہ ادائے دلبری مسحور کرتی ہے ہمیں

ابو الاقبال

حقیقی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے جو دنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل نہیں سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔ پس یاد رکھو حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آتی یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کبھی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا مدار تقویٰ پر ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقصد میں کامیابی کیلئے صحیح ذرائع کے ساتھ دعا اور محنت ضروری ہے

احباب جماعت جو تقریر کرسکتے ہیں وہ تقریر اور جو لکھ سکتے ہیں وہ لکھنے کی طرف زیادہ توجہ کرکے خدمت دین کریں

(خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی 18 جنوری 1924ء)

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو پیدا کرتے ہوئے ایک قانون مقرر کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہر ایک کام کے لئے ذرائع تجویز فرمائے ہیں۔ گویا تمام کاموں کی مثال ایک گاؤں یا ایک مکان کی سی ہے کہ جن تک رسائی ان سڑکوں کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ جو وہاں پہنچنے کے لئے مقرر ہوں۔ جب تک وہاں جانے کا خواہاں ان سڑکوں کو اختیار نہیں کرتا۔ وہاں پہنچ نہیں سکتا۔ بلکہ ادھر ادھر بھٹکتا پھرتا ہے۔

انسان کی نشوونما کے خدا نے کچھ قوانین مقرر فرمائے ہیں۔ مثلاً انسان کے لئے غذا مقرر کی گئی ہے جس سے جسم کو طاقت ملتی ہے۔ اگر انسان چاہتا ہے کہ اس کے جسم کو نشوونما حاصل ہو۔ تو ضروری ہے کہ مناسب غذا استعمال کرے لیکن اگر غذا کی بجائے لاکھ روپیہ کا لباس پہن لے تو اس کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ مگر لاکھ روپیہ کی بجائے دو پیسہ کے چنے چبائے۔ تو بھوک دور ہو جائے گی۔ اس طرح اگر مقوّی سے مقوّی اور اعلیٰ سے اعلیٰ غذائیں کھائے اور خیال کرے کہ ان سے اس کا جسم ڈھنپ جائے گا۔ تو یہ غلطی ہوگی۔ ستر ڈھانپنے کے لئے قیمتی اور اعلیٰ غذا کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے صرف ۲ گز یا اس سے بھی کم قیمت کا کپڑا ہو تو اس سے ستر ڈھنپ جائے گا۔

اسی طرح عورت روٹی پکاتی ہے اگر وہ روٹی پکانے کی بجائے کوئی اور کام کرتی رہے۔ یا کسی چیز پر کوئی رقم یا اپنا وقت صرف کردے اور خیال کرے کہ اس کی روٹی پک گئی ہوگی تو یہ اس کی غلطی ہوگی اور ایسی غلطی کرنے والی عورت کوئی نہ ہوگی۔

اسی طرح اگر ایک زمیندار بجائے ہل چلانے کے سارا دن ڈنڈ پیلتا رہے یا ٹوکریاں اٹھا کر ادھر سے ادھر پھینکتا رہے۔ اور سمجھ لے کہ میں نے اتنی محنت کی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ میرا کھیت تیار ہو جائے اور مجھے اناج مل جائے۔ تو اس کا یہ خیال خام ہوگا۔

کھیت میں دانہ اگانے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے کھیت میں ہل چلایا جائے اور پھر قاعدہ سے بیج ڈالا جائے اور اس میں مناسب وقت پانی دیا جائے تو کھیت تیار ہوگا لیکن اگر پانی کی بجائے اعلیٰ درجہ کی قیمتی شراب کے خم کے خم اس کھیت میں لنڈھا دے تو کبھی اس کا کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

پس ہر ایک کام کے لئے قدرت نے کچھ ذرائع مقرر فرمائے ہیں۔ جب تک انسان ان قواعد پر عمل پیرا نہ ہو اس وقت تک اس کی کوشش کے نتائج برآمد نہیں ہو سکتے۔ مگر باوجود اس کے لوگ چاہتے ہیں کہ وہ ان ذرائع کو جو کسی کام کے لئے قدرت نے مقرر فرمائے ہیں۔ استعمال کئے بغیر ان کا کام سرانجام پا جائے۔ لیکن ایسے لوگ دیکھ لیں کہ کوئی عورت ایسی نہ ہوگی جو صبح کو اٹھ کر ہاتھ جوڑ کر بیٹھ جائے اور کہے خدایا میری روٹی پک جائے۔

عورتوں کو ناقصات العقل کہا جاتا ہے۔ یہ ایک پر حکمت کلمہ ہے اور بڑی صداقت ہے۔ مگر اس کے معنے غلط کئے جاتے ہیں۔ بہرحال عورتوں کو کم عقل کہنے کے باوجود ان میں تو اس قسم کی باتیں نہیں پائی جاتیں مگر مرد جو اپنے آپ کو عقلمند خیال کرتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ کسی کام کی صرف خواہش کرنے سے وہ کام ہو جائے حالانکہ یہ جنتیوں کے متعلق آتا ہے (-) کہ وہ جو خواہش کریں گے۔ ان کو مل جائے گا یا دوسرے الفاظ میں یہ کہ وہ خواہش ہی منشاء الٰہی کے ماتحت اسی چیز کی کریں گے جو ان کو ملنی ہوگی یہ بات دنیا کے متعلق نہیں ہے۔ یہاں تو ہر ایک کام کرنے سے ہی ہوتا ہے چونکہ بسا اوقات لوگوں کی رشتہ داری اور حالات یا عقل کی کمزوری کا نتیجہ بعض آرزوئیں ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ ان کے لئے کام کرنے کے متعلق جو ذرائع ہوتے ہیں۔ ان کو غور سے نہ معلوم کرتے ہیں۔ نہ عمل کر سکتے ہیں۔ مگر ظاہر ہے کہ محض خواہش سے کوئی کام نہیں ہوتا۔ جب تک صحیح ذرائع کے ساتھ پوری محنت نہ کی جائے۔ اگر خواہش ہو اور محنت بھی ہو مگر صحیح ذرائع کے ماتحت نہ ہو تو کام نہ صرف ناقص رہتا ہے۔ بلکہ اس کا کچھ بھی مفید نتیجہ نہیں ہوتا۔ اس لئے کام کے کرنے کے لئے یہ باتیں ضروری ہیں کہ اول اس کے کرنے کی سچی خواہش ہو جب تک سچی خواہش نہ ہو کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ پھر اگر سچی خواہش تو ہو لیکن اس کے لئے محنت اور کوشش نہ کی جائے۔ تو بھی وہ نہیں ہو سکتا۔ پھر اگر محنت بھی کی جائے۔ لیکن صحیح اور درست ذرائع کے ماتحت نہ کی جائے۔ تو بھی نہیں ہو سکتا اس لئے خواہش اور کوشش کے ساتھ صحیح ذرائع کے ماتحت کوشش ضروری ہے لیکن کئی لوگ ہیں جو ان باتوں کی پروا نہیں کرتے اور مجھے ایسے آدمیوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔

مثلاً کئی لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ دعا کیجئے۔ ہمیں خدا مل جائے۔ یا ہمارا فلاں کام ہو جائے۔ مگر اس کے بعد وہ بھول جاتے ہیں کہ ہم نے کیا کہا اور ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ اور وہ خدا کے ملنے اور کام کے انجام پانے کے متعلق کوئی کوشش نہیں کرتے۔

مشہور ہے ایک بزرگ کے پاس ایک شخص گیا اور درخواست کی میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا فرمائے۔ بزرگ نے کہا ہم دعا کریں گے اس کے بعد وہ جس سمت سے آیا تھا۔ اس سے دوسری طرف جانے لگا اس بزرگ نے پوچھا کہ تم کدھر جاتے ہو اس نے جواب دیا کہ میں فوج میں ملازم ہوں چھٹی پر آیا تھا۔ اب جاتا ہوں۔ دو سال وہاں رہوں گا انہوں نے فرمایا پھر میری دعا سے کیا حاصل؟ جبکہ تو وہ طریق اختیار نہیں کرتا۔ جس سے کہ اولاد پیدا ہوتی ہے اسی طرح لوگ کہتے ہیں کہ فلاں کام ہو جائے۔ مگر وہ کوشش نہیں کرتے۔ ان کی مثال اس عورت کی سی ہے جو روٹی تو پکائے نہیں۔ مگر خواہش کرے کہ پھلکے پک جائیں لیکن میں نے بتایا ہے۔ عورتوں میں ایسا خیال اور ایسی خواہش کرنے والی کوئی عورت نہیں ہوتی۔ مگر تم مرد کہلانے والوں میں کئی ایسے ہیں جو خواہش کرتے ہیں۔ مگر کوشش اور صحیح ذرائع کے ماتحت کوشش نہیں کرتے۔

آج میں جس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہماری جماعت کے لوگوں کی خواہش ہے کہ (دین حق) تمام دنیا میں پھیل جائے۔ یہ ان کی خواہش سچی ہوتی ہے۔ جس وقت وہ اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ اس وقت ان کی آنکھوں میں ایک صداقت کی چمک ہوتی ہے۔ اور ان کے چہرے پر صداقت کے آثار ہوتے ہیں۔ ان کی آواز ان کے ہونٹ غرض ان کے چہرہ کی حالت بتاتی ہے کہ یہ بات ان کے دل سے نکل رہی ہے۔ جب میں ان کی یہ حالت دیکھتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ ان کی یہ خواہش سچی ہے۔ لیکن اس خواہش کے ساتھ جب میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ کوشش نہیں تو پھر حیران ہوتا ہوں کہ ان کی یہ خواہش کیسے پوری ہو سکتی ہے۔ ساری دنیا کو (دین حق) قبول کرانے کا کتنا بڑا کام ہے۔ یہ ساری دنیا سے جنگ ہے اور جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ایک ملک کے فتح کرنے کے لئے کتنی طاقت اور قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو اس کے لئے کسی قدر کوشش اور محنت کی ضرورت ہے۔

ٹرانسوال کتنی چھوٹی سی ریاست ہے اس کے مقابلہ میں انگریزوں جیسی بڑی طاقت تھی۔ مگر ٹرانسوال والے نہیں چاہتے تھے کہ ان کے ماتحت رہیں اس لئے وہ مقابلہ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اس چھوٹی سی ریاست کو زیر کرنے کے لئے انگریزوں کو چار سال تک جنگ کرنی پڑی۔ بڑی بڑی قربانیاں کی گئیں اور اس عرصہ میں فوج پر فوج گئی اور جرنیل پر جرنیل بدلا گیا۔ تب کہیں جا کر انگریزوں کو فتح نصیب ہوئی۔ اور وہ فتح بھی ایسی کہ تھوڑے عرصہ کے بعد ہی ان لوگوں کو آزاد کرنا پڑا۔ یہ انگریزوں کا ان پر احسان نہ تھا کہ انہوں نے آزادی دے دی۔ اگر وہ اتنے ہی آزادی دینے کے خواہاں ہوتے تو ہندوستان کو کیوں آزاد نہیں کر دیتے۔ ٹرانسوال کو آزادی دینے کے یہ معنے تھے کہ وہ ایسا نوالہ تھا جو ان کے گلے سے نیچے نہیں اتر سکتا تھا پس وہ احسان یا رحم دلی نہ تھی۔ بلکہ وہ نتیجہ تھا ناممکن کام پر ہاتھ ڈالنے کا کیونکہ جب کوئی قوم کسی کے ماتحت رہنے کے لئے تیار نہ ہو تو اس کو کوئی طاقت اپنے ماتحت نہیں رکھ سکتی۔ یہ ایک چھوٹی سی قوم کے مقابلہ کا حال ہے۔

(-) عقائد کا بدلنا کوئی آسان کام نہیں اور یہ عیسائیوں ہی پر موقوف نہیں یہی حال دیگر مذاہب کے لوگوں کا ہوگا۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ ہندو خوشی سے تمہارے ہم عقیدہ ہو جائیں گے۔ اور اپنے آپ کو اس لئے تمہارے سپرد کر دیں گے۔ کہ ہمیں (دین حق) سکھاؤ۔ وہ اپنے عقیدوں کی حفاظت کے لئے اپنا آخری پیسہ اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک گرا دیں گے۔ تب وہ (صاحب ایمان) ہوں گے اور یہی حال سکھوں کا چینیوں کا اور جاپانیوں کا ہوگا۔ تمہارے پاس خود بخود کوئی قوم نہیں آئے گی۔ جو کہے کہ ہمیں (اہل ایمان) بنا لو۔ ہر ایک سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔

لیکن اگر تم اس کے لئے کوشش نہیں کرتے۔ اور وہ ذرائع اختیار نہیں کرتے۔ جو اس مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے مقرر ہیں تو تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ دعا ہی سے یہ کام ہو جائے گا۔ حالانکہ دعا کوشش کے بعد ہوتی ہے پہلے خدا تو یہ دیکھتا ہے کہ جو تمہارے پاس تھا وہ خدا کے لئے نکال دیا ہے یا نہیں۔ خواہ وہ ایک پیسہ ہی کیوں نہ ہو اس کے بعد جس قدر سامانوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ مہیا کر دیتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ ان کو کچھ دیتا ہے جو پہلے جو کچھ ان کے پاس ہو۔ اس کو خرچ کر دیتے ہیں۔ دیکھو خدا کھیتوں میں بیج ڈالے بغیر غلہ پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ اسی زمیندار کے کھیت میں غلہ پیدا کرتا ہے جو پہلے اپنے گھر کا غلہ نکال کر زمین میں بکھیر دیتا ہے کیا اگر کوئی کہے کہ زمین میں غلہ بکھیرنے کی کیا ضرورت ہے۔ خدا نے جتنا غلہ پیدا کرنا ہے۔ اس میں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتنا کم پیدا کر دے۔ جتنا بیج کے لئے ڈالا جاتا تھا اور باقی کا دے دے تو کیا اس کی یہ بات مانی جائے گی۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے کہ پہلے خرچ کراتا ہے اور پھر اس سے کئی گنا زیادہ واپس کر دیتا ہے یوں تو ایک ایک دانہ جو زمیندار ڈالتا ہے اس کے بدلے سو سو بلکہ اس سے بھی زیادہ دانے دیتا ہے لیکن اگر کوئی دانہ ہی نہ ڈالے تو اس کو سو کی بجائے ایک بھی نہیں دے گا۔ پس خدا تعالیٰ کمی کو پورا کیا کرتا ہے۔ مگر پہلے ان چیزوں کو نکلوا لیتا ہے جو انسان کے پاس ہوتی ہیں۔

میں اس بات کو مانتا ہوں اور سب سے زیادہ مانتا ہوں کہ دعا سے کام ہوتا ہے لیکن قبولیت دعا کے لئے یہ ضروری ہے کہ خود انسان پہلے محنت کرے اس کے بعد دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی کمی کو پورا کر دیا جاتا ہے جب تک یہ نہ ہو کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

ہم چاہتے ہیں کہ (دین حق) دنیا میں پھیل جائے اور صداقت پر لوگ جمع ہو جائیں لیکن اگر اس لڑائی کے لئے جن ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم ان کو مہیا نہ کریں۔ کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں بہرحال ہمیں وہ ہتھیار اور سامان مہیا کرنے چاہئیں۔ خواہ وہ دشمن کے مقابلہ میں کتنے ہی تھوڑے کیوں نہ ہوں اور اپنی ساری قوت اور طاقت اس کے لئے صرف کر دینی چاہئے۔ جب ہم ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہمارے لئے نازل ہو گی۔ اور ہم ہر میدان میں فتح یاب ہوں گے۔

مجھے ایک واقعہ یاد کر کے حیرت کے ساتھ ہنسی بھی آتی ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے۔ جب روس نے بخارا پر فوج کشی کی تو امیر بخارا نے علماء و عمائدین کو جمع کیا اور پوچھا اس وقت کیا کرنا چاہئے۔ روس کیطرف سے یہ یہ شرائط پیش کی گئی ہیں اور یہ مفید ہیں۔ ان سے صلح کر لینی چاہئے۔ کیونکہ روسیوں کی تعداد زیادہ اور ان کے پاس سامان جنگ بہت ہے ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ علماء نے جو آج کل کے مولویوں ہی کی طرح کے ہوں گے۔ اس کی مخالفت کی۔ اور مقابلہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ چنانچہ صلح کا پیغام مسترد کر دیا گیا۔ اور تیاریاں شروع ہو گئیں۔ علماء اور ان کے توابع جمع ہو گئے۔ تلواریں اور نیزے اور بھالے اٹھا لئے اور قرآن کریم کی آیتوں کو بطور منتر پڑھتے ہوئے روسیوں کے مقابلہ کے لئے میدان میں نکلے۔ مگر جب ان کے جواب میں روسی فوج نے گولہ باری شروع کی۔ تو علماء سحر۔ سحر۔ جادو ہے۔ کہتے ہوئے پیچھے کو بھاگے۔ اس کے بعد روس نے بخارا کے ساتھ وہی سلوک کیا جو فتح یاب دشمن کیا کرتا ہے۔ یہ کس بات کا نتیجہ تھا۔ اسی کا کہ انہوں نے جنگ کا سامان مہیا کرنے کی طرف توجہ نہ کی۔

اسی طرح آج بھی اگر کوئی نادان یہ سمجھے کہ یوں ہی کام ہو جائے گا۔ تو یہ اس کی غلطی ہو گی۔ اس زمانہ کو خدا نے اشاعت ہدایت کا زمانہ قرار دیا ہے اور یہ زمانہ دلائل کا زمانہ ہے۔ تلوار کا نہیں آج جو جدوجہد ہوتی ہے۔ وہ تقریر اور تحریر سے کی جاتی ہے۔ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں جو شخص تلوار چلانا نہیں سیکھتا تھا۔ وہ قومی مجرم تھا۔ کیونکہ وہ زمانہ تلوار سے جہاد کرنے کا تھا۔ اور آج جو شخص تقریر اور تحریر میں مشق بہم نہیں پہنچاتا۔ وہ بھی مجرم ہے۔ آج جو شخص اپنی زبان اور اپنے قلم کو تیز نہیں کرتا وہ اس زمانہ کی جنگ کے لئے گویا نہ تلوار کو تیز کرتا ہے نہ اس کو استعمال کرنا سیکھتا ہے۔ اس لئے اگر اس کے دل میں اشاعت (دین حق) کی خواہش اور تمنا ہے۔ تو یہ سچی تمنا نہیں۔ بلکہ جھوٹی ہے۔ کیونکہ جو شخص دشمن پر فتح پانے کے لئے جاتا ہے۔ وہ نہتا نہیں جایا کرتا۔ بلکہ جس قدر اس سے ممکن ہوتا ہے۔ لڑائی کا سامان لے کر جاتا ہے۔ اسی طرح اس جنگ کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ جو اس میں کامیابی حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہو۔ وہ ان سامانوں کو مہیا کرے۔ جو اس میں فتح پانے کے لئے ضروری ہیں۔ اور اس کے بعد خدا کی نصرت کا امیدوار رہے۔ (کلام الٰہی) میں مقابلہ کرنے کے لئے تیاری نہ کرنے والوں کو منافق قرار دیا گیا ہے کہ (-) اگر ارادہ کرتے مخالف کے مقابلہ میں نکلنے کا تو یقیناً اس کے لئے پہلے سے کچھ سامان بھی تیار کرتے۔ چونکہ وہ تیاری نہیں کرتے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ ان کا ارادہ ہی نہیں ہوتا۔ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ صرف ان کی زبانی باتیں ہوتی ہیں۔ جو قوم پہلے سے تیار نہیں ہوتی۔ وہ وقت پر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ یہ زمانہ دلائل اور براہین سے اشاعت (دین حق) کرنے کا ہے۔ اس لئے اگر ہماری جماعت تقریر کرنے اور لکھنے کی مشق نہیں کرتی۔ تو پھر وہ اشاعت (دین حق) کے میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔

مگر میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ گو میں نے بار بار مختلف اوقات میں ادھر توجہ دلائی ہے۔ مگر نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ جماعت کے احباب چندہ دینے میں چست ہیں۔ گو کئی لوگ چندے میں بھی سستی کرتے ہیں۔ مگر عموماً چندوں میں ست نہیں لیکن میں دیکھتا ہوں۔ جماعت کی اس طرف توجہ کم ہے کہ جو قلم چلانا جانتے ہیں یا چلا سکتے ہیں وہ قلم سے کام لیں یا جو تقریر کر سکتے ہیں یا تقریر کرنا سیکھ سکتے ہیں۔ وہ زبان سے کام لیں۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ عالم جو موقع پر حق نہ کہے۔ شیطان اخرس یعنی گونگا شیطان ہے۔ اول تو شیطان ہی کیا کم تھا۔ اخرس فرما کر بتایا کہ وہ شیطانوں میں سے بھی ذلیل درجہ کا شیطان ہے' کیونکہ شیطان اپنی شیطانی باتیں تو پھیلاتا ہے۔ مگر وہ حق بیان کرنے کی بھی جرات نہیں کرتا۔ میرے نزدیک اس سے بڑھ کر اور کیا زجر ہو سکتی ہے۔ جو ایسے لوگوں کے متعلق رسول کریم ﷺ نے فرمائی ہے۔ جو حق کو بیان کرنے کی طاقت رکھتے ہوئے خاموش رہیں۔ مگر بہت ہیں جو حق کے کہنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اور نہ حق کو بیان کرنے کی قابلیت پیدا کرنے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

میں احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس سستی کو چھوڑیں خدا تعالیٰ نے ہر ایک شخص کو زبان دی ہے اس سے وہ حق پھیلانے کا کام لے اور جو لکھنا جانتے ہیں۔ وہ زبان اور قلم سے کام لیں۔ جن کو قلم سے کام لینا نہیں آتا۔ وہ سیکھ سکتے ہیں۔ وہ کون سا کام ہے۔ جو کوشش کے بعد نہیں آ سکتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ جو قلم سے کام لے سکتے ہیں۔ وہ بھی نہیں لیتے۔

میں نے پہلے بھی اس طرف توجہ دلائی تھی اور اب بھی توجہ دلاتا ہوں۔ گو پہلی دفعہ کا تو کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ مگر اب کے امید رکھتا ہوں کہ میرا کہنا رائیگاں نہ جائے گا اور ہماری جماعت کے اہل قلم اس طرف توجہ کریں گے۔ میں سلسلہ کے اخبارات باقاعدہ پڑھتا ہوں اور یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ اتنی بڑی جماعت کے جو اخبار اور رسالے نکلتے ہیں۔ ان میں مضامین لکھنے والے صرف دو تین ہوتے ہیں۔ باقی لوگوں نے مضامین لکھنا صرف ایڈیٹروں کا فرض سمجھ رکھا ہے۔ اور اپنے آپ کو اس سے آزاد سمجھتے ہیں۔ یہ نہایت ہی افسوسناک بات ہے میں اپنی جماعت کے علماء کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ اور ہماری جماعت کے علماء قادیان ہی میں نہیں باہر بھی ہیں۔ قادیان والے بھی تحریر میں ست ہیں۔ انہیں خصوصیت سے سستی کو دور کرنا چاہئے۔

پھر علماء سے مراد ظاہری علوم رکھنے والے ہی نہیں۔ بلکہ وہ بھی ہیں جو دینی علماء ہیں۔ اور خشیۃ اللہ رکھتے ہیں۔

میں ان سب کو مخاطب کر کے کہتا ہوں۔ وہ خاموشی کی عادت چھوڑیں اور قلم سے کام لینے کی مشق کریں۔ ہماری جماعت کے ایسے لوگ جو دین کی اشاعت کا جوش رکھتے ہیں۔ گوجرانوالہ' گجرات' لاہور' امرتسر' سیالکوٹ' راولپنڈی' لدھیانہ' پٹیالہ' شملہ دہلی' انبالہ غرض کہ ہر جگہ موجود ہیں۔ کوئی ضلع ایسا نہیں جہاں ہماری جماعت کے پڑھے لکھے احباب نہ ہوں عربی دان بھی ہیں اور اگر عربی دان نہ بھی ہوں تو فارسی اردو انگریزی زبانیں جاننے والے ہیں ان زبانوں کے ذریعہ وہ خدمت دین کر سکتے ہیں۔ مگر ان کو اس طرح توجہ نہیں۔ اب یا تو اخباروں میں ایڈیٹر مضمون لکھتے ہیں۔ یا وہ چند طالب علم جو اپنا قلم صاف کر رہے ہیں اور مشق کر رہے ہوتے ہیں اور وہ لوگ جن کو مضمون لکھنے کی مشق ہے۔ یا تھوڑی مشق سے اچھے لکھنے اور بولنے والے ہو سکتے ہیں۔ خاموش ہیں۔

میں نصیحت کرتا ہوں کہ بولنے اور لکھنے کی طرف توجہ کرو۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہر شخص جو کچھ لکھے وہ ضرور چھپ جائے۔ کئی لوگ میرے پاس شکایت کرتے ہیں۔ کہ ہم نے مضمون بھیجا تھا۔ مگر ایڈیٹر نے درج نہیں کیا میں کہتا ہوں۔ ایڈیٹر اسی لئے رکھا جاتا ہے کہ مضمون کو درج کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرے اور دیکھے کہ کون سا مضمون درج ہونے کے قابل ہے اور کون سا نہیں۔ یہ اس کا فرض ہے۔ اسے کرنے دو۔ اور اس کی جگہ نہ چھینو۔ اگر ایسا ہو کہ جو کچھ کوئی لکھے وہ ضرور چھپ جائے۔ تو پھر ایڈیٹر رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایک پوسٹ بکس لگا دیا جاتا۔ جو کچھ کوئی اس میں ڈالتا وہ کاتب نکال کر لکھ دیتا اور اس طرح اخبار تیار ہو کر شائع ہو جاتا۔

پس ضروری نہیں کہ ہر ایک مضمون جو لکھا جائے وہ ضرور اخبار میں درج ہو جائے۔ ایڈیٹر جس کو مناسب سمجھے گا۔ شائع کرے گا۔ لیکن ہر ایک کو چاہئے مضمون نویسی کی مشق ضرور کرے۔ اور کوشش کرے کہ اس کا مضمون اخبار میں درج ہونے کے قابل ہو جب وہ اس قابل ہو گا۔ تو ایڈیٹر کیوں نہ درج کرے گا۔

لیکن مشق کے لئے مضمون کا اخبار میں چھپنا ضروری نہیں بلکہ تم اپنے احباب اور دوستوں کو خطوط لکھ کر لکھنے کی مشق کرو۔ ایڈیٹر اگر تمہارے مضمون کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتا ہے۔ تو تمہارے دوست ایسا نہیں کریں گے۔ بلکہ وہ شوق سے تمہارے مضامین کو پڑھیں گے۔ لیکن میں کہتا ہوں سب ایسے نہیں کہ ان کے مضامین ناقابل اندراج ہوں بلکہ ہماری جماعت میں سینکڑوں مضمون نویس ہوں گے یا ہو سکتے ہیں کہ جن کے مضامین کو فخر سے ایڈیٹر اپنے اخبار یا رسالہ میں درج کریں گے۔

اسی طرح لیکچروں کے متعلق بولنے کی مشق کی جائے۔ علاوہ لیکچر کے ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مجالس میں بیٹھ کر مذہبی گفتگو کی جائے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ وہ لوگ جو اس طرح مجالس میں باتوں باتوں میں دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ وہ بجائے مذہبی باتوں کے عام دنیوی امور کے متعلق گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اگر مجالس میں (دعوت الی اللہ) کرنے کی کوشش کریں۔ تو بہت مفید ہو سکتا ہے۔ پس میں جماعت کے تمام احباب کو کہتا ہوں کہ جو بول سکتے ہیں اور وہ بولنے اور جو لکھ سکتے ہیں۔ وہ لکھنے کی طرف توجہ کر کے دین کی خدمت میں مشغول ہوں۔

میں امید کرتا ہوں کہ آج کی نصیحت کارگر ہو گی۔ ہماری جماعت کو تحریر اور تقریر کے میدان میں ترقی کرنے کی نہایت ضرورت ہے۔ ہر ایک احمدی کو قلم اور زبان چلانے کی مشق کرنی چاہئے جو شخص مشق کر کے زبان اور قلم سے دین کی خدمت میں کام لے گا۔ وہ فتح کو قریب لائے گا۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ مفید سامان اشاعت

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

کہتے ہیں کہ ایک پروفیسر جب کلاس میں داخل ہوتا تھا تو بعض لوگوں کو آہستہ آہستہ باتیں کرتے دیکھ کر اور ان میں سے بعض کو مسکراتے دیکھ کر اس کا پارہ چڑھ جاتا تھا۔ بغیر کسی سے کچھ پوچھے وہ ان میں سے چند لڑکوں کو سزا دیتا تھا اگرچہ وہ بار بار کہتے کہ ہم آپس میں ایسی بات کر رہے تھے جس کا آپ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ لیکن اسے اصرار ہوتا کہ اس پر ہنسا جا رہا ہے حالانکہ وہ ایک اچھے استاد تھے اور ان پر ہنسنے کی کوئی وجہ بھی نہیں تھی۔ لیکن ان کی یہ عادت بن چکی تھی کہ جب کسی کو اس طرح آہستہ آہستہ باتیں کرتے یا مسکراتے دیکھتے ہوئے کلاس روم میں داخل ہوتے تو انہیں یہ خیال آتا کہ میری کسی حرکت کی وجہ سے یہ طالب علم ہنس رہے ہیں۔ دراصل یہ ایک ایسی عادت ہے جو بچپن میں پڑتی ہے اور پھر زندگی کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ بچپن میں یہ سمجھ کر کہ کوئی مذاق کر رہا ہے۔ بچہ چڑ جاتا ہے اور بعض اوقات اپنے دیگر دوستوں کو چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ اسے مذاق کر رہے ہوں یا نہ کر رہے ہوں لیکن یہ بات اس کے دل میں راسخ ہونی شروع ہو جاتی ہے کہ لوگ مجھی سے مذاق کر رہے ہیں مجھ پر ہنس رہے ہیں۔ میرے متعلق اول فول باتیں کر رہے ہیں اور ایسا دیکھ کر دل میں غصہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ وہ عادت ہے جو آہستہ آہستہ بڑھتے بڑھتے پروفیسر کی عمر تک پہنچی اور اس نے کلاس میں داخل ہوتے ہی یہ سمجھا کہ اس پر ہنسا جا رہا ہے۔

یہ نہیں کہ لوگ اس طرح ہنستے نہیں یا مذاق نہیں اڑاتے۔ یہ کچھ بھی ہوتا ہے۔ لیکن کیا ہر مذاق آپ ہی کے متعلق کیا جاتا ہے کیا ہر بات آپ ہی کو سامنے رکھ کر کی جاتی ہے۔ یہ تو برطانیہ کے ہاؤس آف لارڈز کے متعلق بھی مشہور ہے۔ کہ ایک لارڈ جب ہاؤس آف لارڈز میں داخل ہوتے تھے تو لوگوں کو مسکراتے دیکھ کر زور زور سے چیخنے چلانے لگتے تھے کہ ان کی بے عزتی کی جا رہی ہے اور اگر ایسا جاری رہا تو وہ ہاؤس آف لارڈز میں شرکت نہیں کریں گے۔ بہرحال یہ ایک ایسی بات ہے کہ آپ از خود اپنی طرف منسوب کر لیتے ہیں۔ میں نے کہا نا۔ کہ مذاق ہوتا بھی ہے۔ لیکن اس مذاق کو برداشت کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔

اسلامیہ کالج میں ایک پروفیسر تھے علم المعیشت پڑھاتے تھے۔ بعد میں کسی اور کالج کے پرنسپل بھی بن گئے۔ لیکن ان کے کلاس میں داخل ہونے سے پہلے طالب علم بلیک بورڈ پر ایک بڑے سے سر کی تصویر بناتے تھے جو ان کے سر سے مشابہ تھا لیکن ان کی فراست انہیں اس مذاق کو برداشت کرنے کی قوت عطا کرتی تھی۔ وہ اس کی طرف دیکھتے ہی نہیں تھے۔ کلاس میں لیکچر دیتے اور چلے جاتے۔ حالانکہ انہوں نے وہ تصویر دیکھ لی ہوتی تھی مگر سارا وقت وہ بلیک بورڈ کی طرف نظر ہی نہیں اٹھاتے تھے اور نہ ہی کسی سے ناراض ہوتے تھے۔ بلکہ ہنستے ہنساتے کلاس ٹیچنگ کے بعد کلاس سے باہر چلے جاتے۔ یقیناً وہ لڑکے جو یہ حرکت کرتے تھے۔ اپنے آپ میں شرمندہ ہوتے ہوں گے کہ ہم نے تو انہیں چڑانے کے لئے ایسا کیا تھا وہ چڑے ہی نہیں۔ انہوں نے اس کی طرف توجہ ہی نہیں دی۔ آرام سے پڑھایا اور چلے گئے۔ بہتر طریق یہی ہے۔ عام طور پر ہم سے یہ غلطی ہوتی ہے کہ اگر کسی کی کوئی بات ہمارے متعلق معلوم ہو چاہے وہ کہی کسی اور کے متعلق گئی ہو۔ تو ہم اس کو پلے باندھ لیتے ہیں اور اس شخص سے نفرت کا اظہار کرنے لگتے ہیں کہ اس نے ہمارے متعلق یہ کہا ہے۔ اس سے پوچھیں تو یقیناً وہ کہے گا کہ میں نے آپ کے متعلق یہ بات نہیں کی۔ لیکن وہ کہیں گے کہ پھر اور کس کے متعلق کی یقیناً میرے متعلق تم نے یہ بات کی ہے۔ بہرحال کہتے ہیں نا کہ ہمیں اپنے اوپر ہنسنا نہیں آتا۔ بعض قومیں ایسی ہیں اور وہ بڑی ترقی یافتہ قومیں ہیں کہ وہ اپنے اوپر ہنسنا جانتی ہیں۔ ہمیں بھی اپنے اوپر ہنسنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ یعنی مذاق کو مذاق ہی سمجھنا چاہئے اور اسے مذاق کی حدود سے آگے نہیں بڑھانا چاہئے کیونکہ اسے آگے بڑھانے سے عام طور پر تعلقات خراب ہو جاتے ہیں۔ اور ویسے بھی اگر آپ کی طرف اشارہ کر کے اور آپ کو مخاطب کر کے آپ کے متعلق بات نہ کہی گئی ہو تو آپ اسے کیوں سمجھیں کہ یہ آپ کے متعلق کہی گئی ہے۔ درگزر کریں۔ چھوڑیں۔ خدا جانے وہ کس کے متعلق ہے۔ یہ بات ہمارے دل کو سکون دے سکتی ہے کہ ہم کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔ کسی کی ایسی بات کی پرواہ نہیں کرتے جو وہ ہمارے متعلق مذاق کے رنگ میں کرتا ہو۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو تکلیف بڑھنے لگتی ہے ہمیں وہم ہونے لگتا ہے کہ ساری دنیا ہمارے متعلق ہی باتیں کر رہی ہے اور ہمارے متعلق ایسی باتیں کر رہی ہے جنہیں ہم پسند نہیں کرتے۔ حالانکہ دنیا کو کیا پڑی۔ آپ کون سے اتنے بڑے آدمی ہیں کہ ساری دنیا آپ ہی کے متعلق باتیں کرے۔ پس یہ بات قابل غور ہے۔

بقیہ صفحہ 4

سے کام لے۔ تاکہ خدا کی عظمت و جلال ظاہر ہو۔ اور دین حق کی صداقت روشن ہو اور باطل پیٹھ دکھا کر بھاگ جائے۔ اللھم آمین۔

(الفضل 25۔ جنوری 1924ء)

ہماری تاریخ

9-1-1958

یکم جنوری ۱۹۵۹ء کو نائیجیریا کے مسلمانوں نے (خاص طور پر مغربی نائیجیریا کے مسلمانوں نے) مسلم ایسوسی ایشن آف نائیجیریا کے قیام کا اعلان کیا۔ یہ ایسوسی ایشن نوجوانوں کی بہبود کے لئے قائم کی گئی تھی۔ اور اس کی پہلی میٹنگ کے لئے لیگوس کے بادشاہ کو صدارت کی دعوت دی گئی تھی۔ میٹنگ گلوور میموریل ہال لیگوس میں منعقد ہوئی اور جیسا کہ اخبار ٹروتھ نے کہا ہے یہ ایک نہایت تاریخی میٹنگ تھی۔

ہز ہائی نس شاہ لیگوس نے صدارت کی اور ان کے ساتھ ان کے سفید ٹوپیوں والے چیف حاجی صاحبان' امام صاحبان اور لیگوس کے مسلمان نوجوانوں کی ایک خاصی بڑی تعداد تھی۔ سب نے یہ فیصلہ کیا اور اس عہد کو اپنا مطمح نظر بنایا کہ وہ مسلمان نوجوانوں کی سربلندی کے لئے کوششیں کرتے رہیں گے۔ اپنی افتتاحی تقریر میں ہز ہائی نس اوبا نے ملک میں احمدیہ جماعت کے قیام کے آغاز کی باتیں سنائیں اور ان دنوں کے احمدی نوجوانوں جن سے ان کا رابطہ تھا ذکر کیا۔ انہوں نے ینگ انصار الدین سوسائٹی جو نائیجیریا کے مسلمانوں کی سب سے بڑی تعلیمی سوسائٹی مانی جاتی ہے اس کا بھی ذکر کیا۔

جب انہوں نے یہ کہا کہ ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان نوجوانوں کو غلط راستے پر چلنے سے بچایا جائے تو اس بات کو تالیوں کی گونج میں سنا گیا۔ انہوں نے نوجوانوں سے اس بات کا مطالبہ کیا کہ وہ اپنی ذمہ داری کو نبھائیں اور صحیح معنوں میں اپنی زندگیوں کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ مسٹر باب فافونوا جو بعد میں ابادان یونیورسٹی کے لیکچرر بھی بن گئے نے اس ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور ان کے بعد تقریر کرنے والوں میں الحاجہ ایچ۔ ایم۔ شوڈنڈے ایم۔ بی۔ ای۔ الحاج اے۔ آر۔ سمتھ۔ ایم۔ بی۔ ای مسٹر ایس۔ اے۔ بالوگون ایم۔ بی۔ ای مولوی نسیم سیفی چیف احمدیہ مشنری اور الفا آر۔ اے۔ بی۔ جو سے تھے۔ اس موقعہ پر تقریباً ایک سو پونڈ چندہ کے طور پر اکٹھے ہو گئے۔ اور چار سو پونڈ سے زیادہ کی رقم کے وعدے ہوئے۔ شکریہ مسٹر بمبوشے نے ادا کیا اور اختتام پر دعا الحاج وائی۔ بی۔ او شوڈنڈے نے کی۔ شاہ لیگوس میٹنگ کے آغاز کے کچھ دیر بعد میٹنگ سے چلے گئے تو ان کی جگہ چیف امام ایل۔ بی۔ اگسٹو نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔

یادرفتگان　　　چوہدری احمد الدین

چوہدری عبدالغنی صاحب

مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب سیکرٹری وقف جدید۔ زعیم اعلیٰ انصار اللہ دارالذکر فیصل آباد اور فعال ممبر اصلاحی کمیٹی ضلع فیصل آباد مورخہ ۲۔ اگست بروز بدھ پونے پانچ بجے شام انتقال فرما گئے۔ آپ گذشتہ تقریباً چھ ماہ سے بعارضہ یرقان خرابی جگر' والسر معدہ علیل چلے آ رہے تھے۔ کچھ عرصہ اسلام آباد میں علاج کرایا پھر مقامی ڈاکٹروں سے علاج کرایا جاتا رہا۔ تکلیف زیادہ بڑھ جانے پر بارہ روز سے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج رہے۔ لیکن تکلیف بڑھتی گئی جوں جوں دوا کی بالآخر خدا کی تقدیر غالب آئی اور اس کے حضور حاضر ہو گئے۔

آپ موضع بھمیاں ضلع ہوشیار پور میں ۱۹۲۴ء میں پیدا ہوئے ایف ایس سی تک تعلیم ہوشیار پور میں حاصل کی تقسیم ملک کے بعد فیصل آباد میں آباد ہوئے۔ بی اے کا امتحان پرائیویٹ طور پر پاس کیا اور محکمہ فوڈ میں ملازمت اختیار کی اور سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ تک ترقی کی ۶۰ سال کی عمر پوری ہونے پر ۱۹۸۴ء میں ریٹائر ہوئے۔ آپ نے سروس کے دوران محنت۔ ذمہ داری اور دیانتداری کے باعث اعلیٰ مقام پیدا کیا۔ افسران اور ماتحت عملہ آپ کی کارکردگی کو بنظر تحسین دیکھتے تھے۔ آپ نے شروع سے ہی جماعت کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کیا۔ اور مختلف عہدوں پر کام کرنے کا موقعہ پایا۔ خدام الاحمدیہ میں نائب قائد۔ انصار اللہ میں زعیم اعلیٰ انصار اللہ اور جماعت کے انتخاب میں آپ سال ہا سال سے سیکرٹری وقف جدید منتخب ہوتے رہے۔ اور اضافہ چندہ جات کے سلسلہ میں آپ نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ اسی طرح انصار اللہ میں بطور زعیم اعلیٰ آپ نے بہتر کارکردگی کا نمونہ دکھایا دو مرتبہ آپ نے علم انعامی حاصل کیا مزید برآں محترم امیر صاحب نے آپ کو ضلع فیصل آباد کی اصلاحی کمیٹی کا ممبر نامزد کیا آپ نے اپنے فعال کردار سے بہت سے الجھے ہوئے تنازعات نپٹائے۔ آپ بلاشک جماعت کے ان تھک بے لوث۔ خاموش۔ ذمہ دار اور مخلص خادم تھے۔ سلسلہ کی کتب کا مطالعہ بھی وسیع تھا۔ مختلف مواقع پر جماعتی اور مجلسی تقاریب میں اعلیٰ پایہ کے مضامین پیش کرتے آپ کے رخصت ہو جانے سے جماعت احمدیہ فیصل آباد ایک مخلص اور ذمہ دار کارکن سے محروم ہو گئی ہے۔ اور ہم تو آپ کے بارے میں یہی سمجھتے ہیں۔

ے ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الممکلتی حالات واقعات شخصیات

صدر مملکت کا بیان

قوم کو سیرت طیبہؐ کے مطابق تعلیم دی ہوتی تو کراچی میں خون خرابہ نہ ہوتا: صدر۔ نئی نسل دہشت گردی اور منشیات کی لعنت میں مبتلا ہے۔ ہمارا نظام تعلیم سیرت النبیؐ کی تدریس سے عاری ہے۔ غیر مسلموں نے رسول اکرمؐ کے مقرر کردہ اخلاقی معیار اپنا کر دنیا میں اپنی ساکھ قائم کرلی۔

سیرت کانفرنس سے خطاب

اسلام آباد: صدر سردار فاروق احمد خاں لغاری نے ملک کے نظام تعلیم میں ایسی تبدیلیاں لانے پر زور دیا ہے کہ جن کے ذریعے اسے نوجوان نسل کے دینی' دنیاوی' اخلاقی' سائنسی اور روحانی تقاضے اور ضروریات پوری کرنے کی اہل بنایا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی نظام کو سیرت طیبہ کے مطابق ڈھالنے کا عزم درحقیقت عید میلادالنبیؐ کے مبارک موقع پر قوم کو حکومت کی جانب سے ایک شاندار تحفہ ہوگا۔ صدر نے ان خیالات کا اظہار جمعرات کو یہاں ۱۹ ویں قومی سیرت کانفرنس کے اختتامی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ صدر لغاری نے موجودہ تعلیمی نظام کی خرابیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا بڑی خاص بات یہ ہے کہ اس نظام میں سیرت النبیؐ کی تربیت و تدریس کسی بھی سطح پر نہیں ہے اور اس کوتاہی کا نتیجہ ہے کہ ہماری نوجوان نسل دہشت گردی' بے راہروی اور منشیات کی لعنتوں کا شکار ہو رہی ہے۔ اگر ہم نے قوم کو سیرت طیبہ کے مطابق تعلیم دی ہوتی تو کراچی میں خون خرابہ نہ ہوتا۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ ہمارے سیاسی' معاشی اور معاشرتی نظام حیات میں سیرت کا کہیں دخل نہیں اور ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بھی سیرت کی پیروی نہیں کررہے۔

یہ امر بھی افسوسناک ہے کہ ہم سیرت کی اہمیت اور افادیت سے غافل ہو چکے ہیں جبکہ غیر مسلموں نے دنیا بھر میں حضرت رسول کریمؐ ہی کے مقرر کردہ اخلاقی معیارات پر عمل کرکے اپنی ساکھ قائم کرلی ہے۔ صدر نے کہا کہ ثقافت و تہذیب کا انقلاب جسے یورپ میں نشاۃ ثانیہ کی تحریک کہا جاتا ہے' اسی سائنسی' فلسفیاتی اور اخلاقی تعلیم ہی کی مرہون منت ہے جو صدیوں پہلے مسلمانوں نے سپین کی یونیورسٹیوں میں رائج کی اور پھر وہیں سے پورے یورپ میں پھیل گئی۔ انہوں نے کہا کہ اشد ضرورت اس بات کی ہے ہم زندگی کے ہر شعبے میں خصوصاً تجارت' کاروبار' روزگار' سیاسیات' معیشت' حکومتی' عدلیہ اور تعلیم میں سیرت کا قریبی مطالعہ کریں۔ صدر مملکت نے احادیث کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہمارے دین کی بنیاد خدا تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ سے محبت اور عقیدت ہے جسے پوری زندگی پر حاوی ہونا چاہئے۔ رسول کریمؐ کی تعلیمات عالیہ میں نہ صرف غلامی کے خاتمے بلکہ معاشرتی امتیازات' سماجی ظلم اور معاشی استحصال ختم کرنے پر زور دیا گیا۔ عالمی تاریخ میں پہلی مرتبہ عورتوں کے حقوق بھی تسلیم کیے گئے۔ اس موقع پر صدر نے سیرت کے موضوع پر بہترین کتابوں کے مصنفین کو انعامات بھی دیئے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 12۔ اگست 95ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر 30162 میں رحمت اللہ شاکر ولد حافظ نور محمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ پنشنر صدر انجمن احمدیہ عمر 93 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3/621 پورن نگر سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 93-4-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان پختہ 3/621 محلہ پورن نگر سیالکوٹ شہر مالیتی 200000/- روپے۔ 2۔ زمین برقبہ آٹھ ایکٹر واقع موضع شتاب گڑھ ضلع سیالکوٹ مالیتی 800000/- روپے۔ 3۔ نقد رقم۔ 16000/- روپے۔ کل جائیداد 1016000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ 622/- روپے ماہوار بصورت پنشن از صدر انجمن احمدیہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ چودہ ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رحمت اللہ شاکر 3/621 پورن نگر سیالکوٹ شہر گواہ شد نمبر1 خالد سیف اللہ پسر موصی 99 ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر2 صبغت اللہ ایڈووکیٹ پسر موصی۔

مسل نمبر 30163 میں نصیرہ نصیر زوجہ قریشی نصیر احمد مربی سلسلہ قوم تہامی پیشہ معلمہ عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صدر بازار لاہور کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-4-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ 4 مرلہ واقع تاج پورہ لاہور مالیتی 100000/- روپے۔ 2۔ پلاٹ 5 مرلہ واقع چھنی کچی ربوہ مالیتی۔ 10000/- روپے۔ 3۔ زیور طلائی 5 تولہ 4 ماشہ مالیتی۔ 23368/- روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند۔ 4000/- روپے۔ کل جائیداد۔ 137368/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ 2800/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصیرہ نصیر 1422/1 اکبر روڈ صدر بازار لاہور کینٹ گواہ شد نمبر1 نصیر احمد قریشی مربی سلسلہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425۔

مسل نمبر 30164 میں رشید مبارک ولد محمد عبداللہ صاحب قوم کشمیری پیشہ پنشنر عمر 60 سال 10 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-5-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ رہائشی مکان نمبر 18 گلی نمبر 173/2 برقبہ 5 مرلہ کالج روڈ سمن آباد لاہور مالیتی۔ 400000/- روپے اور نقد بینک اکاؤنٹ میں۔ 150000/- روپے۔ کل جائیداد۔ 550000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ 3132/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رشید مبارک مکان نمبر 18 گلی نمبر 173/2 کالج روڈ سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر1 ملک مظفر احمد 14/29۔ اے سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر2 ناصر ذیشان پسر موصی۔

مسل نمبر 30165 میں رانا سجاد احمد ولد رانا عبدالرشید خان قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 135 کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-4-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ 300/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رانا سجاد احمد 135 کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 رانا مبارک احمد وصیت نمبر 19473 صدر حلقہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر2 عبدالاعلیٰ وصیت نمبر 28916۔

مسل نمبر 30166 میں احمدی بیگم بیوہ سید محمد مصطفیٰ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 282 اے بلاک گلشن راوی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی سیٹ وزنی 6 تولہ اور حق مہر وصول شدہ ایک ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت امداد پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ احمدی بیگم ساکن 282 اے بلاک گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر1 چوہدری ارشاد احمد ورک وصیت نمبر 16608 گواہ شد نمبر2 ثاقب مصطفیٰ وصیت نمبر 28783۔

مسل نمبر 30167 میں انور رفیق ولد رفیق احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-4-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد انور رفیق مکان نمبر C-203 گلی نمبر 2 F-10/3 اسلام آباد گواہ شد نمبر1

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رفیق احمد والد موصی گواہ شد نمبر2 نسیم رفیق مکان نمبرC-203 گلی نمبر2 F-10/3 اسلام آباد

مسل نمبر 30168 میں کاشف حسین بلوچ ولد غلام حسین قمر بلوچ قوم بلوچ پیشہ طالب علمی عمر19 سال بیعت .... ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-5-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد کاشف حسین بلوچ مکان نمبر10 گلی نمبر59 G-6/4 اسلام آباد گواہ شد نمبر1 راشد نواز وصیت نمبر28978 گواہ شد نمبر2 جاوید یامین یونس وصیت نمبر22983۔

مسل نمبر 30169 میں مرزا محمد یونس ولد مرزا محمد اسماعیل قوم مغل پیشہ ملازمت عمر33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ذیل پاک کالونی حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 94-11-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ نمبر359A سائٹ ایریا ذیل پاک ہاؤسنگ سوسائٹی مالیتی پچھتر ہزار روپے اور موٹر سائیکل مالیتی بیس ہزار روپے کل جائیداد مالیتی پچانوے ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ تین ہزار تین سو روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا محمد یونس B-30 D ذیل پاک کالونی حیدر آباد گواہ شد نمبر1 نصیر الدین انجم وصیت نمبر25715 گواہ شد نمبر2 منصور احمد وصیت نمبر19495۔

مسل نمبر 30170 میں زاہدہ یونس زوجہ مرزا محمد یونس صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ذیل پاک حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 94-11-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) طلائی زیورات وزنی سوا ترپن گرام مالیتی اکیس ہزار روپے (2) حق مہر دس ہزار روپے (3) سلائی مشین ساڑھے چار ہزار روپے کل جائیداد مالیتی پینتیس ہزار پانچ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ دوصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زاہدہ یونس B-30 D ذیل پاک حیدر آباد سندھ گواہ شد نمبر1 نصیر الدین انجم وصیت نمبر25715 گواہ شد نمبر2 محمد یونس مسل نمبر 30169۔

مسل نمبر 30171 میں محمد نعمان ولد محمد صدیق قوم مانگر پیشہ طالب علمی عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن C-167 بیت الظفر لطیف آباد حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-3-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد نعمان C-167 بیت الظفر لطیف آباد حیدر آباد گواہ شد نمبر1 محمد شعیب خالد قائد ضلع حیدر آباد گواہ شد نمبر2 نصیر الدین انجم وصیت نمبر25715۔

مسل نمبر 30172 میں صبیحہ الماس بیگم زوجہ ملک محمد نسیم قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-5-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی 27 تولہ مالیتی ترانوے ہزار روپے (۲) حق مہر پندرہ ہزار روپے (۳) مکان واقع مصطفیٰ پارک اوکاڑہ کا 1/2 حصہ مالیتی دو لاکھ پچاس ہزار روپے کل جائیداد مالیتی تین لاکھ اٹھاون ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صبیحہ الماس بیگم C/O ملک محمد احمد صاحب ملک ڈسپنسری نزد ٹاؤن ہال دیپال پور ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر1 محمد حسین گل وصیت نمبر10616 گواہ شد نمبر2 ملک محمد نسیم خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 30173 میں برکات احمد ولد خلیل احمد قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-4-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ بائیس صد روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد برکات احمد گلشن محمود کالونی گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر1 جاوید احمد جاوید مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 صدیق احمد سیکرٹری اصلاح وارشاد گوجرہ۔

مسل نمبر 30174 میں رانا فیض اللہ خان طاہر ولد رانا حبیب الرحمان صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ترکہ والد زرعی اراضی 25 ایکڑ واقع جنگل امام شاہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی بارہ لاکھ پچاس ہزار روپے (۲) ترکہ والد پلاٹ برقبہ دو کنال واقع جنگل امام شاہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی دس ہزار روپے (۳) ترکہ والد پلاٹ برقبہ پانچ مرلہ واقع اپر کالونی پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی پچاس ہزار روپے (۴) ترکہ والد زرعی اراضی 3۔ ایکڑ واقع چک نمبرج۔ب/68 لیلان ضلع فیصل آباد مالیتی دو لاکھ پچاس ہزار روپے کل جائیداد میں شرعی وارث والدہ صاحبہ پانچ بھائی اور پانچ بہنیں ہیں کل جائیداد مالیتی پندرہ لاکھ ساٹھ ہزار روپے ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 6000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رانا فیض اللہ خان طاہر ولد رانا حبیب الرحمان صاحب مکان نمبر40/5 گلی نمبر1 اپر کالونی پیر محل ضلع ٹوبہ گواہ شد نمبر1 وسیم احمد قمر 10/50 دار العلوم وسطی گواہ شد نمبر2 مبارک احمد خرم کارکن دفتر الوصیت ربوہ۔

مسل نمبر 30175 میں محمودہ بیگم بیوہ رانا حبیب الرحمان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر59 سال بیعت 1962ء ساکن اپر کالونی پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ترکہ خاوند زرعی اراضی رقبہ 25 ایکڑ واقع جنگل امام شاہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی بارہ لاکھ پچاس ہزار روپے (۲) ترکہ خاوند زرعی اراضی 3۔ ایکڑ واقع چک نمبرج ب/68 ضلع فیصل آباد دو لاکھ پچاس ہزار روپے (3) ترکہ خاوند پلاٹ برقبہ دو کنال واقع جنگل امام شاہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی دس ہزار روپے (4) ترکہ خاوند پلاٹ پانچ مرلہ واقع اپر کالونی پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی پچاس ہزار روپے خاوند کے تمام ترکہ میں میرا شرعی حصہ 1/8 ہے (5) زرعی اراضی تین کنال آٹھ مرلے واقع چک نمبرج ب/68 ضلع فیصل آباد ترکہ والد چالیس ہزار روپے اور حق مہر وصول شدہ پانچ سو روپے نمبر5 اراضی میرے بھائی کے قبضہ میں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3600 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ محمودہ بیگم بیوہ رانا حبیب الرحمان مکان نمبر5/40 گلی نمبر1 اپر کالونی پیر محل تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر1 رانا فیض اللہ خاں طاہر پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 وسیم احمد قمر ولد رانا نعیم الدین 10/50 دار العلوم وسطی۔

بقیہ صفحہ ۱

محبت کرتے ہیں جو ان سے کوئی مالی سلوک کریں۔

خدا کے لئے خدا کے بندوں سے محبت کرنے والوں کی بہت کمی ہے۔ اگر وہ خدا کے لئے اس کی ساری مخلوق سے محبت کریں۔ وہ ان سے محبت کرتے ہیں جو ان سے محبت کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ خدا کے لئے محبت کریں۔ تو ان کی محبت عام ہو۔ بعض لوگ ہیں جو دشمن کو معاف نہیں کر سکتے۔ حالانکہ اگر سوچیں کہ یہ ہمارے رب کا بندہ ہے تو وہ ضرور اس کو معاف کر دیں۔ ایسے لوگ اپنی دشمنی کو خدا کے تعلق پر مقدم کر لیتے ہیں۔ حالانکہ دانائی یہ ہے کہ خدا کے تعلق کو مقدم کیا جائے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص تم سے بدسلوکی کرتا ہے۔ مگر تمہارے باپ سے اس کا اچھا تعلق ہے اور وہ تمہارے باپ پر احسان کرتا ہے تو تم اپنی ذات کے خیال کو چھوڑ کر باپ کے تعلق کو مقدم کرو گے۔ اور کہو گے کہ گو اس نے مجھے نقصان پہنچایا ہے۔ لیکن چونکہ اس نے میرے باپ سے اچھا سلوک کیا ہے۔ اس لئے میں اس کی عزت کروں گا۔ پس اس طرح اس بات کو سمجھنا چاہئے کہ گو ایک شخص تمہارا دشمن ہے تم سے بدسلوکی کرتا ہے۔ مگر اس کا خدا سے تعلق ہے اس لئے ہماری شخصی اور ذاتی دشمنی کی خدا کے تعلق کے مقابلہ میں کچھ حیثیت نہیں۔ یہی نیک لوگوں کا قاعدہ ہے۔ وہ دیکھتے ہیں گو فلاں ہمارا دشمن ہی ہے لیکن ہمارے خدا کا بندہ تو ہے یا اس کا اس سے تعلق ہے۔ اور اس میں شبہ نہیں کہ خدا ہی کا تعلق قابل لحاظ ہے۔ اسی کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔

(از خطبہ یکم دسمبر 1922ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 23۔ اگست۔1995ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ ایم کیو ایم مذاکراتی ٹیم کے رکن شیخ لیاقت حسین پر کراچی میں قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ جس کے بعد لیاقت آباد میں ہنگامے شروع ہو گئے۔ ایم کیو ایم نے دو روزہ ہڑتال کا اعلان کر دیا ہے۔ واقعہ کے بعد پورے علاقے میں گولیاں چلنے لگیں۔ ٹریفک اور دکانیں بند کر دی گئیں۔ پی آئی اے کی وین سمیت 3 گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ لیاقت آباد ڈاک خانے میں فائرنگ سے ایک شخص ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔ شہر کے مختلف علاقوں میں وقفے وقفے سے فائرنگ ہوتی رہی۔ ایک نوجوان کو قتل کر کے لاش اورنگی ٹاؤن میں پھینک دی گئی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر مانیں یا نہ مانیں معاملہ مڈٹرم الیکشن پر ختم ہو گا۔ الیکشن سے پہلے آئینی اصلاحات کے لئے تیار ہیں۔ آئین میں قومی حکومت کی گنجائش نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے دور میں ایک طرف سے جنرل آصف نواز کان کھینچتے تھے اور دوسری طرف سے صدر اسحاق خان۔ انہوں نے کہا کہ آصف نواز کا رویہ میرے ساتھ توہین آمیز تھا۔ بے نظیر کا لانگ مارچ آصف نواز کا سپانسر کردہ تھا۔ جنرل اسلم بیگ نے بھی میری حکومت کے خلاف رویہ اپنایا۔ موجودہ آرمی چیف کے رویے کا تعین آنے والا مورخ کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ مڈٹرم الیکشن غیر جانبدار نگران حکومت کی نگرانی میں ہونے چاہئیں۔

○ وفاقی وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ کراچی میں امن بحال ہوتے ہی الطاف گروپ سے سیاسی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ اب تک کے مذاکرات میں امن کی بحالی مشترکہ معاملہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ قومی اسمبلی کا موجودہ اجلاس ختم ہونے کے بعد مذاکرات کا سلسلہ دوبارہ شروع کر لیا جائے گا۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ رینجرز کا ادارہ مہاجروں کے لئے ڈیتھ سکواڈ بن گیا ہے۔ مہاجروں کے ساتھ جنگی قیدیوں کا سلوک کیا جا رہا ہے۔ مہاجر عورتوں کی بھی بے حرمتی کی جاتی ہے۔ حکومت مہاجروں کو ایسی راہ پر دھکیل رہی ہے جہاں وہ نہیں جانا چاہتے۔

○ قومی اسمبلی میں اسیر ارکان کو اسمبلی میں پیش کرنے کے مسئلے پر زبردست ہنگامہ ہو گیا۔ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا کہ میں ایوان کو نامکمل ہونے کی رولنگ نہیں دوں گا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اسیر ارکان کا حال معلوم کرنے کے لئے جیلوں کا دورہ کریں گے۔

○ لاہور میں تاجروں کی بھوک ہڑتال پنجاب اسمبلی کے سامنے دوسرے دن بھی جاری رہی۔ انکم ٹیکس قوانین کے خلاف مختلف مارکیٹوں سے 14 تاجروں نے بھوک ہڑتال میں حصہ لیا۔ اپوزیشن کے چار ارکان اسمبلی نے کیمپ کا دورہ کر کے ہڑتالیوں کو اپنی حمایت کا یقین دلایا۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے سینٹ کے اجلاس کے دوران بار بار مداخلت کرنے پر وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن کو ڈانٹ پلادی۔

○ وفاقی وزیر داخلہ مسٹر نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ الطاف گروپ مجرموں کا گروپ ہے۔ کراچی میں تمام قتل اسی نے کرائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کے خاتمہ تک چین سے نہیں بیٹھوں گا۔ اردو بولنے والوں کے خلاف کارروائی کا تاثر بالکل غلط ہے۔ وہ سینٹ میں ایم کیو ایم کے سینیٹروں کی تقریر کا جواب دے رہے تھے۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے ایم کیو ایم کے سینیٹر مسٹر آفتاب شیخ کو متنبہ کیا ہے کہ ایم کیو ایم کے دہشت گرد ان کو بھی قتل کر سکتے ہیں۔

○ ایم کیو ایم نے 23۔ اور 24۔ اگست کو اپنے رہنما شیخ لیاقت حسین پر قاتلانہ حملے پر احتجاج کرتے ہوئے ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ اس سے قبل مذاکرات میں پر امن ماحول پیدا کرنے کے لئے ایم کیو ایم نے ہڑتالوں کا سلسلہ ختم کرنے کا اعلان کیا ہوا تھا۔

○ کراچی غربی کے مصروف علاقے میں ڈکیتی کی ایک واردات میں ڈاکوؤں نے فائر کر کے دو تاجروں کو ہلاک کر دیا۔

○ نواز شریف دور میں بنکنگ کونسل کے چیئرمین محمد احسن کے خلاف منشیات کا جعلی مقدمہ درج کرنے کے الزام میں نواز شریف کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

○ ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ ملک کی سیاسی صورت حال میں تبدیلی لانے کے طریقے پر نواز شریف اور بے نظیر بھٹو میں خاموش سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ اس کے تحت دونوں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ غیر جمہوری طریقے سے حکومت کو نہیں ہٹایا جائے گا۔ تاکہ ملک میں مارشل لاء کا جواز نہ ہو۔ نہ ہی کسی عدم اعتماد کے ذریعے کوئی عارضی سیٹ اپ قائم ہو گا۔ بے نظیر وقت سے پہلے عام انتخابات کرانے پر راضی ہیں۔ حکومت 1997ء میں سینٹ کے الیکشن کے بعد انتخاب کرانا چاہتی ہیں۔ اپوزیشن جلد الیکشن چاہتی ہے اس کا خیال ہے کہ اس وقت عوام میں مسلم لیگ (ن) کی مقبولیت میں زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔ اپوزیشن انتہا پسندی سے گریز کرے گی۔ حکومت دو سال میں جبکہ اپوزیشن ایک سال کے اندر اندر انتخاب چاہتی ہے۔

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے - ۴۰ گرام ۵۰ روپے - ۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
اکسیر اولاد نرینہ
۱۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن :
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 04524-212434 - فیکس 334

الفیض پبلک سکول
دارالصدر غربی ...... ربوہ
اچھا اور ۱۰۰ فیصد رزلٹ دینے والا ادارہ
آپکی توقعات کے عین مطابق عرصہ ۱۳ سال سے یہ ادارہ آپکی خدمت میں کوشاں ہے
آپ بھی اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کی ضمانت کیلئے تجربہ کریں۔ امید ہے ہم آپکے معیار پر پورا اتریں گے۔
20 اگست تا 15 ستمبر نرسری تا پنجم
داخلہ جاری ہے۔
نوٹ : ادارہ کو محنتی اساتذہ کی بھی ضرورت ہے تجربہ کار ٹیچرز کو ترجیح دی جائے گی فوری رابطہ کریں۔
ہیڈ مسٹریس الفیض پبلک سکول دارالصدر غربی ربوہ
فون : 211220

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
خدمت ○ دیانت
مکانات - پلاٹ - دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 212379

Contact
DAUD AHMED NASIR
ARTIST
SHOW® LINE
NEON SIGN,
PLASTIC SIGN.
HOARDINGS BOARD,
BANNERS,
SCREEN PRINTING
TEL : 042 - 7584166
57 - FEROZEPUR ROAD ICHRA ADDA LAHORE

اپنے گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں
احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش لگوائیں
ہائی کوالٹی ڈش

آزمودہ
گارنٹی شدہ
بہترین رزلٹ اور مضبوط ڈش انٹینا کیلئے
بس ایک ہی نام
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 211274

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز : میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون : دوکان 837 ؛ گھر 212175

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
گیس ٹربل - قبض - بدہضمی - کمی بھوک
ہاضمون رجسٹرڈ
خط لکھ کر بذریعہ وی پی منگوائیں
نصرت دواخانہ ربوہ